السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا میرے لیے جائز ہے کہ اپنے بیٹے کو وہ کچھ دوں جو دوسرے کو نہ دوں، اس لیے کہ وہ غنی ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آپ کو یہ روا نہیں کہ اپنی اولاد میں سے، خواہ وہ لڑکے ہوں یا لڑکیاں، کسی ایک کو بالخصوص دیں اور دوسروں کو نہ دیں۔ واجب ہے کہ حسب وراثت ان میں عدل سے کام لیں۔ یا کسی کو کچھ نہ دیں، کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ''اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اپنی اولادوں میں عدل کیا کرو۔'' (صحیح بخاري، کتاب الھبة وفضلھا، باب الاشھاد فی الھبة، حدیث: 2447 ومصنف ابن ابی شیبة: 233/6، حدیث: 30989۔) لیکن اگر وہ بالغ اور سمجھ دار ہوں اور وہ آپ کی اس تخصیص پر راضی ہوں تو کوئی حرج نہیں۔ ایسے ہی اگر اولاد میں سے کوئی لاچار ہو، کما نہ سکتا ہو، اسے بیماری وغیرہ کا کوئی عارضہ ہو یا کوئی اور رکاوٹ ہو کہ آمدنی بہت کم ہو اور باپ یا بھائی نہ ہوں کہ اس پر خرچ کریں اور نہ حکومت ہی کی طرف سے کوئی وظیفہ ملتا ہو تو آپ (ماں) پر لازم ہے کہ اس کی ضرورت کے مطابق اس پر خرچ کریں حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اسے غنی کر دے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

صفحہ نمبر 860

محدث فتویٰ